Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مخالفوں نے مہم تیز کردی ہے

جماعت کو غیر معمولی استقامت عطا کی گئی ہے

خطبہ نمبر ۳۳
روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
جلد ۳۹-۷۴ | ہفتہ ۲۶، ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ، ۲۸ ، اخاء ۱۳۶۸ ہش ، ۲۸ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۴۴

اس وقت پاکستان کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جسے مأمون کہا جاسکے

جتنا گند اچھالا جاتا ہے اتنا ہی آپ خدا والے بنیں

فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمقام بیت الفضل لندن بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء

سورۃ آل عمران کی آیت ۱۸۷ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جماعت کے خلاف ایذاء رسانی کی مہم میں تیزی

پاکستان سے مسلسل جو اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے دشمنوں نے اپنی ایذاء رسانی کی مہم بہت زیادہ تیز کر دی ہے اور کثرت سے مختلف جگہوں سے جو خطوط ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حد سے زیادہ بدکلامی اور بدزبانی کے ذریعے جماعت احمدیہ کے صبر کو آزمایا جارہا ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کوئی ایسا منصوبہ ہے کہ جس سے وہ سمجھتے ہیں کہ احمدی نوجوان اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے کوئی ایسی جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ان کو یہ بہانہ ہاتھ آجائے کہ گویا تشدّد میں احمدیوں نے پہل کی ہے۔ اس کے بہت سے ایسے پہلو ہیں جن کو جماعت احمدیہ کو خصوصاً پاکستان میں پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

مسلسل صفحہ ۲ پر

قدیمی خادمِ سلسلہ، چوٹی کے عالمِ دین، سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ اور

مفتی سلسلہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب انتقال فرما گئے

جسدِ خاکی چند روز تک کینیڈا سے ربوہ لایا جائے گا

نہایت غم و افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ اطلاع پہنچائی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی، بے لوث خادم، چوٹی کے عالم دین، گذشتہ ۴۲، سال سے مفتی سلسلہ کے وقیع عہدے پر فائز سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب ۲۵ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء کو کینیڈا کے شہر ایڈمنٹن میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۵ برس تھی۔ ان کا جسد خاکی پاکستان لانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

حضرت ملک صاحب جماعت احمدیہ میں علم و دانش کا ایک باب تھے۔ ان کے شاگردوں کی بڑی وسیع تعداد جماعت احمدیہ کے مخلص مربیان کی صف میں شامل ہو کر خدمات دین بجا لا رہی ہے۔ حضرت ملک صاحب نہایت بے نفس خاموش طبع، سادہ مزاج درویش صفت بزرگ تھے۔ نہایت متقی دیندار اور اپنے شاگردوں میں بے حد مقبول تھے۔ جماعت احمدیہ کے علم کلام پر بہت گہری نظر تھی۔ دینی امور پر ان کی رائے اس درجہ اہم اور حرفِ آخر سمجھی جاتی تھی کہ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک آپ مفتی سلسلہ کے انتہائی وقیع عہدے پر فائز رہے۔ اس دوران آپ نے نہایت محنت عرق ریزی اور گہرے مطالعے سے سینکڑوں فتاویٰ حضرت امام جماعت احمدیہ کی منظوری سے جاری کئے اور

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افرادِ جماعت کے صبر کرنے کی اہمیت

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانے میں جب اس قسم کے حالات پیدا ہوئے تو آپ نے نصیحت فرماتے ہوئے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ دیکھو تمہاری بے صبری سے کہیں باقی قوم کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے۔ اس لئے تمہارا انفرادی صبر دراصل ساری قوم کی نمائندگی میں صبر ہے اور اس پہلو سے صبر کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ بعض مقامات پر جماعت کے حالات نسبتاً طاقت کے ہیں اور وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے غیور اور طاقتور احمدی نوجوان موجود ہیں کہ جب چاہیں وہ اپنے جذبات کو غالب آنے دیں اور یہ فیصلہ کرلیں کہ اب اس کے بعد ہم حضرت اقدس کی مزید ہتک برداشت نہیں کریں گے۔ ان کے اختیار میں ہے اور ان کا ان علاقوں میں رُعب بھی ہے، جب چاہیں وہ اپنے ذاتی بدلے اپنے مختصر دائرے میں لے سکتے ہیں لیکن حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے غالباً اسی امکان کو پیشِ نظر یا احتمال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ جب بھی تم اپنے جذبات سے مغلوب ہو تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تمہارے اور بھی بھائی بہن اور قوم کے دوسرے ایسے افراد ہیں جو کمزور ہیں، اور ان کی ذمہ داری تم پر عائد ہوگی۔ اس لئے جہاں تک صبر کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر صبر کا دامن تھام لینا چاہیئے اور جس طرح قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے کہ ایمان لانے والے جب ہدایت پاتے ہیں تو ایک مضبوط کڑے پر ہاتھ ڈال لیتے ہیں۔ جس کے لئے ٹوٹنا مقدر نہیں۔ پس صبر کے ساتھ بھی ایسا ہی تعلق قائم کریں اور کسی قیمت پر اور کسی بدخلقی کے حد سے بڑھنے کے نتیجے میں بھی آپ اپنے صبر کو زخمی نہ ہونے دیں۔

قرآن میں محفوظ تاریخ کا سبق

دوسرا پہلو یہ ہے کہ بعض جگہ جماعت کے نوجوان بے چینی کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اتنی دیر ہوگئی، یہ لوگ بدکلامی میں حد سے بڑھتے جارہے ہیں اور ظلم پر ظلم توڑتے ہیں اور اس کے علاوہ حضرت اقدس کی گستاخیاں کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ دیکھو! ہم سچے ہیں۔ ہم نے سب کچھ کرلیا جو تمہارے خلاف کیا جاسکتا ہے اور تمہاری مدد کو تمہارا کوئی خدا نہیں آیا ہے۔ یہ دلیل دے کر وہ ان کے دلوں پر اور زیادہ چرکے لگاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ پاکستان کو غیر معمولی استقامت عطا فرمائی گئی ہے اور مذہب کی تاریخ میں کم ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں اس طرح وسیع پھیلے ہوئے علاقے میں لکھوکھہا خدا کے بندوں کو اس طرح مستقل مزاجی کے ساتھ صبر اور استقامت کی توفیق ملی ہو۔ یہ خدا کا غیر معمولی فضل ہے لیکن اس کے باوجود کچھ کمزور طبیعتیں ہوتی ہیں۔ کچھ ایسے مزاج ہوتے ہیں جو وساوس کا شکار ہوجایا کرتے ہیں۔ پس ایسے ہی بعض لوگ مجھے خطوں میں یہ باتیں لکھتے ہیں کہ ہم کیا کریں اور اس کا کیا جواب دیں، ہمارا دل شدید بے چین ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ایک تو ظلم کرتے ہیں، اس کے اوپر پھر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ہم مباہلہ جیت گئے ہیں۔ دیکھ لو کیونکہ ہم گند بک رہے ہیں اور اس کے مقابل پر خدا تعالیٰ ہمیں کوئی سزا نہیں دے رہا۔ اس کا اصل جواب تو اس تاریخ میں مضمر ہے جو قرآن کریم نے ہمارے لئے محفوظ فرمائی ہے اور بکثرت گذشتہ انبیاء کی تاریخ کو دہراتے ہوئے خدا تعالیٰ بار بار ایسی قوموں کے حالات کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے جنہوں نے بعینہٖ یہی رویہ اختیار کیا جو آج جماعت احمدیہ کے مخالف اختیار کر رہے ہیں اور اسی قسم کے انہوں نے بلند بانگ دعاوی بھی کئے کہ کس طرح ہم خدا کی غیرت کو للکار رہے ہیں۔ تم پر ظلم پر ظلم توڑتے چلے جارہے ہیں اور اس کے باوجود تم مغلوب ہو اور ہم غالب ہیں۔ اس قسم کی تاریخ آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے تک کے واقعات کی قرآن کریم نے محفوظ فرمائی اور ایمان لانے والوں کو بارہا اس کی طرف متوجہ کیا۔ اس تاریخ میں بنیادی طور پر جو سبق دیا گیا ہے وہ تو صبر کا ہی ہے لیکن اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے طرزِ عمل اور خدا تعالیٰ کی سُنت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس دَور میں اسے سمجھنا بہت ہی ضروری ہے ورنہ ہوسکتا ہے کہ دماغ بہک جائیں اور غلط نتیجے پیدا کریں۔

جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے یہ آل عمران کی ۱۸۷ آیت ہے۔ اس میں ایمان والوں کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا تم ضرور آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں کے نقصان کے ذریعے بھی اور جانوں کے نقصان کے ذریعے بھی۔ اور صرف اسی پر دشمن بس نہیں کرے گا، تمہارے مال لُوٹے گا، تمہارے اموال کو جلائے گا یا نقصان پہنچائے گا اور تمہاری جانیں تلف کرے گا اور اس کے بعد ضرور تمہیں بڑی شدت کے ساتھ ان لوگوں کی طرف سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان لوگوں کی طرف سے جو درحقیقت مشرک ہو چکے ہیں، شدید تکلیفیں پہنچائی جائیں گی۔ زبان کے ذریعے تم سنو گے ان سے تکلیفیں۔ تم اِن کی طرف سے نہایت تکلیف دہ اور دل آزار باتیں سُنو گے۔ ہماری نصیحت یہ ہے کہ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً یاد رکھو کہ یہ بہت ہی عظیم خوش نصیبیوں میں سے ایک خوش نصیبی ہے۔ یہاں 'امور' کا معنی باتیں نہیں بلکہ غیر معمولی نصیب ہے تو یہ بات ہر ایک کے مقدر میں نہیں۔ یہ غیر معمولی عظیم مقدر رکھنے والے لوگوں کو توفیق ملتی ہے کہ وہ پہلے اپنے اموال لٹائیں، پھر جانوں کا نقصان دیکھیں، پھر اس کے اُوپر ان شیخی بگھارنے والے بدتمیز لوگوں سے نہایت ہی دل آزار باتیں سُنیں اور اس کے باوجود صبر کریں۔

چک سکندر کے ایک دوست کا خط

اس آیت کی طرف خصوصیت سے میری توجہ اس لئے مبذول ہوئی کہ آج ہی چک سکندر کے ایک مظلوم کی طرف سے مجھے خط ملا، جس میں یہی باتیں بیان ہوئی تھیں اور اس نے لکھا کہ ہمارے سامنے ہمارے اموال لُوٹے گئے، ہمارے گھر جلائے گئے، ہمارے مویشی ہلاک کئے گئے اور ہماری جانیں تلف کی گئیں اور اس کے بعد اب مسلسل وہاں اتنا گند اچھالا جارہا ہے اور حضرت اقدس کے خلاف اتنی گستاخی کی جارہی ہے کہ دل پھٹتا ہے اور طبیعت میں حوصلہ نہیں رہتا، ہمت نہیں رہتی کہ ان باتوں کو برداشت کرسکے اور اس ضمن میں انہوں نے لکھا کہ جب سے دینی تاریخ کا ہمیں علم ہے۔ اس سے پہلے کبھی کسی قوم کے ساتھ ایسی زیادتی نہیں کی گئی اور اس سے پہلے کبھی ایسی بے عزتی اور گستاخی نہیں کی گئی اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت انسان اپنے محدود دائرے میں رہتے ہوئے اپنی دنیا کو باقی سب دنیا پر غالب سمجھ لیا کرتا ہے۔ اپنی کائنات کو ساری کائنات سمجھ لیتا ہے۔ اس لئے لکھنے والے کی نہ تو تاریخ پر نظر ہے، نہ قرآن کریم کی اُن آیات پر نگاہ ہے جس میں انبیاء کی ایسی تاریخ کے حوالے دیئے گئے ہیں، نہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ دشمنوں نے جو سلوک کیا اس پر تفصیلی نگاہ ہے، اسی قسم کا ایک سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بھی کیا گیا تھا۔ مکہ کے تیرہ ۱۳ سال جو انتہائی اذیت کے سال تھے اور قوم نے گستاخی کی حد کردی تھی اور درحقیقت تمام حدیں پھلانگ گئی تھی۔ ایسے موقعے پر حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ایک صحابی جو بڑے غیور تھے اور اسلام لانے سے پہلے بے حد معزز تھے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اب تو معاملہ حد برداشت سے باہر ہوچکا ہے۔ ہم لوگ جو اسلام سے پہلے معزز تھے، ہمیں انتہائی ذلیل کیا جاچکا ہے۔ ہم جو یہ برداشت نہیں کرسکتے تھے کہ کوئی میلی آنکھ سے ہماری طرف دیکھے اب ہم ہر قسم کے ظلم اور سفاکی کو برداشت کرتے چلے جارہے ہیں اور اس پر مسلسل ہماری تخفیف کی جارہی ہے، ہمیں بے عزت کیا جارہا ہے، ہمیں رسوا کیا جارہا ہے۔ آخر کب تک ہم ان باتوں کو برداشت کرتے چلے جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جواب دیا کہ دیکھو! تم میرے غلام ہو۔ تم سے پہلے ایسی قومیں تھیں جنہوں نے اپنے انبیاء اور ان کے ماننے والوں سے ایسا ظالمانہ سلوک کیا کہ ابھی تم نے وہ باتیں نہیں دیکھیں۔ اور وہ سلوک یہ تھا کہ لوہے کے آنکڑوں سے ان کی چمڑیاں ادھیڑ لی گئیں۔ ان کی کھالیں ادھیڑ لی گئیں۔ اور ان کے سروں کو آروں کے ساتھ چیرتے ہوئے دونیم کردیا گیا لیکن ان لوگوں نے خدا کی خاطر صبر کیا اور اف نہیں کی۔ کیا تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اس صبر کا نمونہ نہیں دکھا سکتے۔ الفاظ یہ نہیں لیکن تاریخ میں اسی مضمون کا واقعہ ہمیشہ کے لئے انمٹ حروف میں ثبت ہوچکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کا ایسا گہرا اثر ان کے دل پر پڑا کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر کبھی میرے دل میں اُف کا خیال تک نہیں آیا۔ پس ہم بھی تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی ہی میں اس دردناک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں بھی وہی نمونہ دکھانا چاہیئے جو محمد مصطفیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو زیبا ہے۔ جو زیب دیتا ہے ان کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام کہلانے کی خاطر یہ سارے دکھ برداشت کر رہے ہیں۔

آنحضرتؐ کے ساتھ ہونے والا سلوک

پس قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ تم سے پہلے بھی ایسا ہوا ہے اور تم سے بھی ایسا ہی ہوگا۔ وہ لوگ جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی، وہ لازماً تمھیں دکھ پہنچائیں گے اور کسی بات پر ٹھہریں گے نہیں۔ ہر ظلم کے بعد ایک اور ظلم کی راہ تلاش کرتے چلے جائیں گے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے جو سلوک مکے کی گلیوں میں ہوا کرتا تھا، اس کا ذکر کرتے ہوئے سورہ الانبیا کی سینتیسویں ۳۷ آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

کہ اے محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) جب یہ لوگ، جن لوگوں نے کفر کیا ہے، تجھے دیکھتے ہیں تو سوائے اس کے کہ تجھ سے ٹھٹھا کریں اور تجھے مذاق کا نشانہ بنائیں اور کچھ نہیں کرتے ــــ یہ وہ شخص ہے؟ دیکھو ذرا۔ اس کی حالت تو دیکھو۔ یہ تمھارے معبودوں کے متعلق باتیں کرتا ہے۔ کیا تحقیر کا جملہ ہے؟ کس قدر شدت کے ساتھ تذلیل کی جارہی ہے؟ اور یہ روزمرہ کا دستور تھا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مکے کی جس گلی میں سے گزرتے تھے، آپ سے یہی سلوک ہوا کرتا تھا۔ اور تیرہ ۱۳ سال تک مسلسل یہ سلوک ہوتا رہا ہے۔ آپ نے تو اُف نہیں کی۔ آپ نے تو خدا سے شکوہ نہیں کیا۔ خدا نے اس تذلیل کو دیکھتے ہوئے ان لوگوں پر تو بجلی نہیں گرائی جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بجلیاں گرایا کرتے تھے، جن کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا۔ اس لئے آج اس سے مختلف سلوک خدا کا آپ نہیں دیکھیں گے۔ وہ سلوک ہوگا جو اس سے پہلے خدا قوموں سے کرتا چلا آیا ہے اور اگر آپ کی آنکھیں کھلی ہوں تو آپ وہ سلوک دیکھ سکتے ہیں کہ ہو رہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا، یہاں تک کہ قوم کی آنکھیں کھلیں یا یہ قوم زندہ رکھنے کے لائق نہ سمجھی جائے۔

پھر قرآن کریم ایک عمومی مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے ــــ کہ ان کے پاس کبھی کوئی رسول نہیں آیا یا نہیں آتا مگر یہ بدبخت ہمیشہ اس سے تمسخر ہی کیا کرتے ہیں۔ پس حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اگر تمسخر کرتے ہیں تو خدا کے ہر پاک بندے کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا ہے اور یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے نہ کہ جھوٹا ہونے کی نشانی۔ وہ لوگ جو گند اچھالنے والے ہیں وہ اُن لوگوں سے جا ملتے ہیں جو تاریخ میں انبیاء کے مقابل پر کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ اس گروہ میں جا کے شامل ہو جاتے ہیں۔ اور انبیاء کا گروہ آپ کو ہمیشہ وہی دکھائی دے گا جو مظلوم ہے۔ جس کے خلاف زبانیں دراز کی جارہی ہیں۔ گند اچھالے جارہے ہیں۔ ہر قسم کی بکواس کی جارہی ہے۔ ہر قسم کی ذلت اور رسوائی ان پر ٹھونسی جارہی ہے۔ اور یک طرفہ یہ مضمون چلتا چلا جاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے خدا اپنے انبیاء کی غیرت کے معاملے میں بے حِس ہو چکا ہے لیکن خدا بے حِس نہیں ہوا کرتا۔ خدا کا جواب ہمیشہ بالآخر ان لوگوں پر غالب آیا کرتا ہے۔ اور یہ قومیں خود ہمیشہ کے لئے تاریخ میں تمسخر کا نشانہ بن جایا کرتی ہیں۔

ایسے لوگوں کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ جو معاملہ ہوگا اس میں ان کی بازی اُلٹا دی جائے گی۔ اس وقت ایمان والے ان کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح یہ دنیا میں ایمان والوں کو دیکھا کرتے تھے اور فرمایا دنیا میں ان کا کیا حال تھا: صرف انبیاء سے ہی نہیں بلکہ ہر اس شخص سے مذاق کیا کرتے تھے جو ایمان لے آیا۔ پس آج حضرت اقدس تو ہم میں نہیں مگر حضرت اقدس پر ایمان لانے والوں کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے جو سلوک انبیاء کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہاں قرآن کریم نے (ایمان والوں) کا ذکر بطور خاص فرمایا ہے، انبیاء کا نہیں۔ یقیناً وہ لوگ جو مجرم ہوگئے۔ وہ ہمیشہ ایمان لانے والوں سے تمسخر کیا کرتے تھے۔ جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آنکھیں مٹکاتے تھے اور آنکھیں مارتے تھے (جس کو کہتے ہیں) اور ایک دوسرے کو اشارے کیا کرتے تھے کہ دیکھو جی یہ مرزائی۔ یہ قادیانی۔ یہ بدبخت لوگ۔ کیا ان کا حال آج ہوگیا ہے۔ اور جب وہ گھروں کو لوٹتے تھے تو گھروں میں لوٹ کر یہ باتیں کیا کرتے تھے۔ بڑی بڑی باتیں کرتے تھے۔ بڑے بڑے مذاق اڑاتے تھے کہ آج ہم نے رستے میں چلتا ہوا ایک شخص دیکھا ہے۔ اس طرح مفلوک الحال۔ بے بس بے یار و مددگار اور ہم اس کے اوپر باتیں بناتے رہے اور اس کو کوئی اختیار نہیں تھا کہ وہ جواباً ہمارے متعلق کوئی زبان کھول سکتا ــــ اور یہ باتیں کر کے اِن باتوں کو اپنی صداقت کا نشان بتلاتے ہیں اور یہ بتایا کرتے تھے کہ دیکھو ہم نے یہ سب کچھ کیا۔ ہم سچے اور یہ جھوٹے نکلے۔ یہ گمراہ لوگ ہیں۔ جن کے خلاف ہم یہ یہ زیادتیاں کر رہے ہیں اور ان کی کچھ پیش نہیں جارہی۔ آج پاکستان میں صداقت کا یہی نشان یہ لوگ پیش کر رہے ہیں جو کل قیامت کے دن ان کے کذب اور ذلت کا نشان بنا کے ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ لیکن قیامت کس نے دیکھی ہے۔ بے چین اور مضطرب لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اس دنیا میں بھی تو خدا ہمیں کچھ دکھائے۔ مَیں ان کو بتاتا ہوں کہ اس دنیا میں بھی خدا ان کو دکھاتا ہے اور ہمیشہ دکھاتا چلا آیا ہے۔ صرف ان کی آنکھیں کھلی چاہئیں اور ہوش کی اور بصیرت کی آنکھوں سے اگر وہ دیکھیں تو خدا تعالیٰ کا سزا جزاء کا قانون مستقل جاری و ساری رہتا ہے اور خدا کی تقدیر ہر وقت عمل میں متحرک رہتی ہے۔

پاکستان میں امن و امان کی حالت

جب سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے متعلق قوم نے بالعموم یہ رویہ اختیار کیا ہے اور جب سے حضرت اقدس کے خلاف تمسخر اور تضحیک میں یہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں اس وقت سے ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے جنہوں نے احمدیوں کے امن لوٹے ان سے اپنے گھروں کے امن اٹھ چکے ہیں۔ جنہوں نے احمدیوں کی جانوں سے کھیلنا جائز سمجھا روزمرہ ان کی جانوں سے کھیلا جارہا ہے۔ جنہوں نے احمدی عورتوں کی چادر اتارنے کی کوشش کی ان کی اپنی عورتوں کی چادریں اتاری جارہی ہیں۔ اس وقت پاکستان کا کوئی علاقہ نہیں جسے آپ مامون کہہ سکیں۔ ہر جگہ سے امن اٹھ گیا ہے اور اٹھتا چلا جارہا ہے۔ بچے اغوا ہو رہے ہیں۔ عورتوں کی عزتیں لوٹی جارہی ہیں۔ ہر قسم کے جرائم آزاد ہو چکے ہیں اور حکومت جانتے ہوئے اور دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو بے دست و پا پاتی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے حضرت اقدس کی عزت پر حملے کئے انہوں نے یہ بات پیش نظر نہیں رکھی کہ یہ لوگ اللہ کی نشانیاں ہوتے ہیں۔ یعنی خدا کے بھیجے ہوئے وہ بندے نشانات سے تعلق رکھتے ہیں جو اللہ کے نشانات ہیں۔ اور اس کے مقابل پر دنیا نے بھی بعض شعائر بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا کے شعائر دنیا کو دکھائی نہیں دیتے اور ان کی بے حرمتی میں وہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں اور بے باک ہو جاتے ہیں مگر پھر ان کے شعائر پر بھی ان کے سامنے حملہ کیا جاتا ہے اور وہ اسی طرح بے بس ہوتے ہیں۔ آج پاکستان میں یہ بات بھی ہو رہی ہے۔ کوئی چیز جو پاکستان کی نظر میں شعائر سے تعلق رکھتی ہے، آج پاکستان میں محفوظ نہیں رہی۔ کسی عورت کی حرمت محفوظ نہیں۔ کسی بچے کی حرمت محفوظ نہیں۔ پاکستان کے جھنڈے کی حرمت محفوظ نہیں۔ اوّل سے لے کر آخر تک ایک ایسی خوفناک حالت ہے جس طرح ان قوموں کے نشان ہوا کرتے ہیں جو مٹنے کے کنارے پر پہنچے ہوئے ہوں لیکن یہ ہمارے لئے اطمینان کا موجب نہیں ہونا چاہیئے ہمارے لئے بے چینی کا موجب ہونا چاہیئے۔

یہ باتیں میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اس قوم کے لئے دعائیں کریں۔ یہ بات سمجھنے کے بعد کہ خدا تعالیٰ آپ کے حال سے غافل نہیں ہے یہ بات سمجھ لینے کے بعد کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آچکی ہے اور روز بروز وہ تقدیر اپنے غلبے کی طرف بڑھ رہی ہے اور بالآخر خدا کا یہ قانون لازماً جاری ہوگا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا کی طاقتیں ہمیں مغلوب کر دیں۔ پس جب

میں نے کہا کہ خدا کی تقدیر غلبے کی طرف بڑھ رہی ہے تو مراد میری اسی آیت کی طرف اشارہ کرنا تھا کہ خدا کی تقدیر ہمیشہ غلبے کی طرف بڑھا کرتی ہے لیکن اس کے غلبے کی طرف بڑھنے کے دو معانی ہوا کرتے ہیں ایک یہ کہ قوم بالآخر اس پیغام سے مغلوب ہو جاتی ہے، اس کو سمجھ لیتی ہے، اس کی عزت اور توقیر کرتی ہے اور اپنے پچھلے عمل پر پچھتاتی اور پشیمان ہوتی ہے اور بالآخر حق کو قبول کر لیتی ہے۔ ایک غلبہ کا یہ معنی ہے اور ایک غلبہ کا یہ معنی ہے کہ وہ قوم دن بدن خدا کی تقدیر کے نیچے پستی چلی جاتی ہے اور اس دوران اگر وہ پھر بھی عقل اور ہوش کے ناخن نہ لے تو صفحۂ ہستی سے مٹا دی جاتی ہے۔ ان دو غلبوں کے سوا ہمیں مذہب کی تاریخ میں اور کوئی شکل دکھائی نہیں دیتی۔ تمام انبیاء گزشتہ کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہی ہے۔ یا ان قوموں کے تکبر مٹ گئے اور انہوں نے عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا یا ان قوموں کے وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ اور پھر ان کا نام و نشان صرف تاریخ کے صفحات میں ملتا ہے اور وہ بھی حسرت کے ساتھ۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا۔ دیکھو ان بندوں پر کیسی حسرت ہے۔ اگر وہ قومیں غالب آتیں تو وہاں حسرت کا مضمون اطلاق نہیں پا سکتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ یہ استہزاء کرنے والے ہمیشہ مغلوب ہوتے ہیں۔ اس لئے یا تو پھر بعد میں دیر میں آتے ہیں اور شرمندہ ہوتے ہیں اور پچھتاتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ و زاری کرتے ہیں اور استغفار سے کام لیتے ہیں اور یا پھر خود ان کی عظمتیں مٹا دی جاتی ہیں۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا ہمیں وہ نشان دکھائے جو دلوں کے غلبے کا نشان ہے اور ہماری اس قوم کو ایمان لانے والوں میں شامل کرے

اس زمانے کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ کا ایک شعر

حضرت اقدس نے غالباً اسی زمانے کے متعلق، میرا تو یہی یقین ہے کہ اسی زمانے کے متعلق فرمایا ہے، خدا کرے کہ یہ بات ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ لیں ؎

امروز قوم من نہ شناسد مقام من — روزے بہ گریہ یاد کند وقتِ خوشترم

کہ میری اس قوم نے آج میرے مقام کو نہیں پہچانا اور ظلم اور تعدی میں حد سے بڑھ چکی ہے لیکن ایک دن آنے والا ہے کہ میرے خوش تر وقت کو حسرت سے یاد کیا کریں گے کہ کاش! ہم اس زمانے میں ہوتے۔ پس خدا کرے کہ یہ دوسرا وقت ہم اپنی آنکھوں سے آتا ہوا دیکھ لیں اور اس قوم پر خدا کی تقدیر اپنے فضل کے ساتھ غالب آئے۔ اپنی رحمتوں کے ساتھ غالب آئے۔ ہدایت ان پر غلبہ پالے اور ان کے دلوں کی سب کجیاں دور ہو جائیں اور وہ تقدیر ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی نہ دیکھیں۔ یعنی خدا فضل فرمائے اور ہمیں اس دکھ سے بچائے کہ اس قوم کو خدا کی تقدیر کی چکی کے اندر پستے ہوئے دیکھیں اور پارہ پارہ ہوتے ہوئے دیکھیں۔ یہاں تک کہ صفحۂ ہستی سے ان کا نشان مٹا دیا جائے۔ اس وقت قوم کی جو حرکتیں ہیں وہ اسی طرف جا رہی ہیں اور شدید بے چینی کے ساتھ دعا کی ضرورت ہے۔ بار بار کی نصیحتوں کے باوجود یہ لوگ باز نہیں آئے اور پشیمان نہیں ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے کچھ دبے دبے آثار پشیمانیوں کے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس لئے معاملہ بالکل یکطرفہ بھی نہیں۔ قوم میں بالعموم جب آپ کرید کر دیکھتے ہیں تو ایسے شریف النفس آدمی دکھائی دیتے ہیں جو اس بات کو اٹھانے لگ گئے ہیں۔ اپنی آواز کو دبانے کی بجائے بعض دفعہ اپنے ماحول میں یہ بات سنانے لگ گئے ہیں کہ دیکھو یہ ظلم ہو رہا ہے اور اسی ظلم کے نتیجے میں خدا ہم سے ناراض ہے۔ یہ زیادہ دیر تک بات چلنے والی نہیں۔ اور یہ آواز چھوٹے طبقوں میں بھی اٹھ رہی ہے اور دنیا کے لحاظ سے بڑے طبقوں میں بھی اٹھ رہی ہے اور صاحب اقتدار لوگوں میں بھی رفتہ رفتہ اس بات کا شعور پیدا ہو رہا ہے۔ پس اگر کوئی امید کی کرن ہے تو وہ اسی شعور میں ہے۔ اس لئے دعاؤں سے اپنی قوم کی مدد کریں کہ خدا اس شعور کی روشنی کو صبح صادق کی روشنی بنا دے جس کے بعد دن چڑھ جایا کرتا ہے جس کے بعد اندھیرے اور روشنی میں پھر کوئی اشتباہ باقی نہیں رہا کرتا۔ اس طرح اس قوم پر یہ بات روشن ہو جائے کہ خدا کی ناراضگی کے نتیجے میں خود یہ اپنی قوم اور اپنے وجود کے دشمن بنے ہوئے ہیں اور ان کی اپنی بد اعمالی ہی ہے جو در اصل خدا کی ناراضگی کی صورت میں ان پر نازل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو تقویٰ کے ساتھ اپنے اعمال میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ احمدیوں کو بھی اس وسیع مذہبی تاریخ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے کردار کو پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جتنا یہ ظلم اور سفاکی میں آگے بڑھتے ہیں، اتنا ہی زیادہ احمدیوں کو خدا کی ذات میں نہاں ہونے کی ضرورت ہے۔ یہی ایک علاج ہے۔ اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور جتنا یہ گند اچھالتے ہیں اتنا ہی آپ خدا والے بننے کی کوشش کریں۔ خدا کی صفات اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیشہ کے لئے یہ گُر ہمیں سکھا دیا ہے کہ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں — نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

ہم اپنے یارِ نہانی میں، جو دل میں بسا کرتا تھا۔ پہلے تو وہ ہمارے اندر چھپا ہوا تھا، پھر ایک ایسا وقت آیا کہ جب دشمن نے شور شرابہ کیا تو ہم اپنے یار میں چھپ گئے اور اس کے اندر غائب اور پنہاں ہو گئے۔ پس دنیا کے شور و غوغا سے گھبرا کر اگر آپ نے دوڑنا ہے تو خدا کی طرف دوڑیں۔ اگر چھپنا ہے تو خدا کے وجود میں چھپ جائیں۔ اور جو لوگ خدا کے وجود میں چھپ جایا کرتے ہیں ان کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ وہ لازماً غالب آیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو تقویٰ اور نیکی اور طہارت اور نیک اعمال اور خدا کی محبت میں پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح اور قومی وحدت

"مختلف جگہوں کے لوگ احمدی ہونے کی وجہ سے آپس میں رشتے کر کے اتحاد اور اتفاق کا موجب بنتے ہیں۔ ہماری جماعت کے سوا اور کہاں ایسا ہوتا ہے۔ اس قسم کی تو کوئی مثال مل جائے گی کہ کوئی ملازم ہو کر کسی جگہ چلا گیا اور مالدار ہونے کی وجہ سے کسی نے رشتہ دے دیا۔ مگر احمدیوں کے آپس میں جس طرح تعلقات ہیں ایسی بہت کم مثالیں ملیں گی۔ یہ درحقیقت وحدت کی وجہ سے ہے جس میں مدّنظر تقویٰ اور دینداری ہے پس یہ توحید کا عملی ثبوت ہے۔ پھر اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ دین کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ کیونکہ ایک قوم کا شخص جو دوسری قوم میں لڑکی دیتا ہے تو اسی لئے دیتا ہے کہ اس کی قوم میں کوئی دیندار نہیں ہوتا۔ اس طرح لوگوں کو دین کی طرف بھی توجّہ ہو سکتی ہے۔"

(خطبات النکاح جلد اوّل صفحہ ۶۱)

والدین کی ذمّہ داری

(قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا)

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

روسی پیشکش

فلسطین اور اسرائیل

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حسنی مبارک (صدر مصر) اس بات میں کوشاں ہیں کہ پی۔ ایل۔ او (تنظیم آزادیٔ فلسطین) اور اسرائیلی حکومت کے نمائندے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ کر غزہ پٹی اور مغربی کنارے میں انتخابات کے متعلق بات کریں۔ لیکن ابھی کوئی بات بن نہیں رہی۔ اس لئے کہ تنظیم آزادیٔ فلسطین کے چیئرمین صدر یاسر عرفات تو اس بات پر رضامند ہو چکے ہیں کہ بغیر کسی ایجنڈے کے بات شروع کر دی جائے لیکن اسرائیلی حکومت ابھی اس گفت و شنید کے لئے تیار نہیں ہے

اب روس کے وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورڈ ناٹزے نے کہا ہے کہ اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندے روس میں آکر گفت و شنید کر سکتے ہیں۔ وزیر خارجہ شیورناٹزے نے یونائٹڈ نیشنز کے باہر صحافیوں کو بتایا کہ میں نے تو اسرائیل کے وزیر خارجہ نوشے ارینز کو یہ تجویز دی ہے کہ میں ان کی میٹنگ کا روس میں انتظام کر سکتا ہوں۔ روس کے وزیر خارجہ پی ایل او کے سیاسی محکمہ کے سربراہ فاروق قدومی جو اقوام متحدہ میں فلسطینی وفد کے سربراہ ہیں۔ ان سے بھی ملاقات کر چکے ہیں۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے روس کی اس پیشکش کو سراہا ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ مغربی کنارہ اور غزہ پٹی جس پر اسرائیل نے قبضہ کیا ہوا ہے وہاں پر خون خرابہ بند ہونا چاہیئے۔ روسی وزیر خارجہ نے صرف یہ پیش کش کی کہ روس میں ان دونوں کی میٹنگ کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ دونوں کے لئے درمیانی واسطہ بھی بننے کے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے وزیر خارجہ سے کہا ہے کہ انہیں بلا واسطہ گفت و شنید کرنی چاہیئے اور یہ بات دہرائی کہ مشرق وسطیٰ میں پی۔ ایل۔ او کی شراکت کے بغیر کسی صورت میں بھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ شیورناٹزے نے اور ارینز کے درمیان جو گفتگو کا دور ہوا وہ تقریباً ۸۰ منٹ تک جاری رہا۔ اس ساری گفتگو کے باوجود اسرائیل کی طرف سے کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں ملا۔ حسنی مبارک نے جو دس نکاتی تجویز پیش کی ہے اس کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اسرائیل کو فلسطینیوں سے چاہے وہ ملک کے اندر رہتے ہوں یا باہر گفتگو کا آغاز کرنا چاہیئے جبکہ اسرائیلی سکیم یا تجویز کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ مغربی کنارے اور غزہ پٹی میں انتخابات ہو جائیں اور جو لوگ منتخب ہوں ان کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے نمائندوں کو مقرر کیا جائے۔

بقیہ! ملک سیف الرحمن صاحب

پیچیدہ اور اہم دینی مسائل کے بارے میں اپنی اہم آراء کا اظہار کیا۔ حضرت ملک صاحب کی یہ ایک ایسی بے نظیر اور تاریخی خدمت ہے جس کا اعتراف ہمیشہ کیا جاتا رہے گا۔

حضرت ملک صاحب کا ایک اور اہم کارنامہ حدیثوں کا مجموعہ مرتب کرنا ہے جو حدیقۃ الصالحین کے نام سے شائع شدہ ہے۔ حال ہی میں آپ نے اس پر نظر ثانی کی اور کئی اہم حدیثوں کا اضافہ کیا۔ اس کے علاوہ ان کی متعدد نہایت قیمتی اور اہم کتب شائع ہو چکی ہیں۔

حالاتِ زندگی

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب ۱۱ نومبر ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد بزرگ کا نام ملک دوست محمد تھا۔ آپ موضع کھوتکہ ڈاکخانہ سوڈھی جے والی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ نے کادہ ضلع کیمبلپور میں صرف و نحو پڑھی۔ ادب و فقہ کی تعلیم تمن ضلع کیمبلپور سے حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ عباسیہ بہاولپور، مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن دار العلوم رحیمیہ لاہور، مدرسہ فتحپوری دہلی مدرسہ امینیہ دہلی، نیز دیوبند اور سہارنپور کے مشہور دینی اداروں سے دینی تعلیم حاصل کی۔

قبولِ احمدیت

آپ کا وجود ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ برپا ہونے والی جماعت احمدیہ کے خلاف احرار شورش کا حسین اور شیریں پھل تھا اس شورش کے دوران آپ نیلہ گنبد لاہور کی مسجد سے احمدیت کے خلاف تقریریں کیا کرتے تھے اور علماء میں شامل تھے۔ احمدیت کے خلاف مہم تیز ہوئی تو آپ کو احمدی لٹریچر پڑھنے کا موقعہ ملا۔ طبیعت سعید اور فطرت نیک تھی تھوڑا عرصہ مطالعہ کیا اور ۱۹۳۶ء میں احمدیت کی آغوش میں آئے اور رفتوں اور ہفتوں میں ایمان اور اخلاص میں وہ بے مثال ترقی کی کہ بہتوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں آپ نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ اس سے قبل احمدی ہونے کے بعد آپ نے قادیان سے پرائیویٹ مولوی فاضل کیا اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں صرف و نحو اور ادب و معانی کے مضامین پڑھانے پر مامور ہوئے۔ وقف زندگی کے بعد حضرت فضل عمر اللہ آپ پر راضی ہو، نے فرمایا کہ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ چنانچہ فصول اکبری وغیرہ صرف و نحو کی کتب پڑھاتے رہے۔ اور اپنا مطالعہ بھی جاری رکھا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت کی زیر ہدایت آپ کی تعلیم کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اس میں ضلع ہزارہ سے ایک عالم دین مولوی سکندر علی صاحب منگوائے گئے اور ان سے فقہ اور اصول فقہ پڑھی۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب سے تفسیر پڑھی۔ اس کے ساتھ ہی حضرت فضل عمر کے صاحبزادگان اور دوسرے واقفین کو مختلف مضامین پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد مزید تعلیم کے لئے دہلی، سہارنپور اور لاہور میں مختلف ماہرین سے فقہ اور اصول فقہ کی تکمیل کی۔ اس کے ساتھ ہی فلسفہ میں صدرا اور منطق میں بحر العلوم کی تدریس جاری رکھی۔

مارچ ۱۹۴۷ء میں قادیان واپس آئے۔ تقسیم کے بعد جب عارضی مرکز لاہور میں بنا تو کچھ دیر ناظر ضیافت رہے۔

مفتی سلسلہ کے طور پر تقرر

جماعت احمدیہ کے مفتی سلسلہ کے عہدے پر حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحب فائز تھے ۳ جون ۱۹۴۷ء کو ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ آپ سے راضی ہو۔ کے حکم کے تحت آپ مفتی سلسلہ مقرر ہوئے۔ یہ تقرری آپ کی وفات کے دن تک قائم رہی۔ یکم مئی ۱۹۵۰ء کو آپ کو جامعۃ المبشرین کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ بعد میں پروفیسر جامعہ کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔

جنوری ۱۹۵۸ء میں آپ کا تبادلہ ادارۃ المصنفین میں ہوا۔ اور اکتوبر ۱۹۵۸ء میں بطور پروفیسر جامعہ احمدیہ آپ کی تقرری عمل میں آئی۔

حضرت میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی وفات ۱۹۷۳ء میں ہوئی۔ اس کے بعد آپ کو پہلے قائمقام اور پھر مستقل پرنسپل جامعہ احمدیہ مقرر کیا گیا۔ اس وقیع عہدے پر آپ نے دس سال تک خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۸۴ء میں آپ خرابی صحت کی وجہ سے کینیڈا تشریف لے گئے۔ وہاں پر بھی آپ نے خدمات دین بجالانے کا سلسلہ جاری رکھا اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر کئی علمی موضوعات پر تحقیق اور تصنیف کرتے رہے۔

چند دن قبل آپ کو دل کی تکلیف ہوئی تھی۔ مختلف عوارض کی وجہ سے آپ پہلے ہی بے حد کمزور ہو چکے تھے۔ ۲۵ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت ملک سیف الرحمن کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپکے درجات کو ہر لمحہ و ہر آن بڑھاتا چلا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محمد عبدالماجد صدیقی

مکرم مولانا عبدالمنان صاحب شاہد
مربی سلسلہ

مکرم و محترم عبدالمنان صاحب شاہد کی جب تقرری بطور مربی ۱۹۸۳ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کراچی سنٹر بیت النصرت میں ہوئی یہ خاکسار اس حلقہ کا سیکرٹری اصلاح و ارشاد تھا۔ اس رشتہ سے مکرم مولانا صاحب سے بڑا قریبی تعلق رہا مولانا صاحب نہایت شفیق اور بڑی محبت کرنے والے انسان تھے۔ آپکی ذات کا نمایاں پہلو آپ کی سادگی تھی۔ آپ نہایت قناعت پسند اور ہمدرد انسان تھے جو ہمہ وقت احباب کی خدمت کیلئے مستعد رہتے۔

آپ عالم ہونے کے علاوہ سراپا مجسم اخلاق تھے۔ جس مقصد کیلئے آپ نے زندگی کو وقف کیا تھا اپنے آخری سانس تک نہایت وفاداری، خلوص، اور بھرپور صلاحیت کے ساتھ اس عہد کو نبھایا۔ آپ ہر ایک سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے ملتے۔ اور کبھی آپ نے احباب میں فرق محسوس نہ ہونے دیا کہ یہ امیر ہے اور یہ غریب

آپ ایک اچھے مقرر تھے۔ اور اپنی زندگی میں بے شمار تقاریر کیں۔ جو عام طور پر اپنی تعلیم کے ہر پہلو پر مشتمل ہوتیں۔ خاص طور پر آج کل کے معاشرے میں پیدا شدہ مسائل کے حل جو دین حق نے پیش فرمائے۔

آپ کی اس حلقہ میں تقرری کے ساتھ ہی آپ نے اپنی مساعی کا آغاز فرمایا۔ نوجوانوں کی اصلاح کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ اور عموماً اس حلقہ کے تمام دوست احباب سے تعلق اور رابطہ کو قائم کیا۔ آپ کے اس حلقہ میں آنے کے بعد دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا۔ اور آپ کی ترغیب اور متواتر کوشش سے مذاکراتی مجالس کا اہتمام عمل میں آیا۔ اور دوستوں کو احمدیت سے متعارف کرایا گیا۔ سوال و جواب کی محفلوں میں احمدیت پر عائدکردہ تمام اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا جاتا۔ جب کبھی کوئی احمدی دعوت الی اللہ مہم کے بارے میں مولانا صاحب کی خدمات طلب کرتا آپ فوراً تیار ہو جاتے اکثر نوجوانوں کو دعوت الی اللہ کے طریق بتاتے۔ اور جو کوئی بھی اس تعلق سے معلومات حاصل کرنا چاہتا بڑی بشاشتِ قلبی سے اس کی خواہش کو پورا فرماتے اور اس کی مکمل رہنمائی کرتے۔

خاکسار حلقہ کا سیکرٹری اصلاح و ارشاد ہونے کے باعث اکثر احباب سے ملاقات کا موقعہ ملتا اور بیشتر اوقات مولانا صاحب کی معیت میں خاکسار خاص طور پر ایسے دوستوں سے ملاقات کا موقعہ نکالتا جو کسی بھی لحاظ سے جماعتی پروگراموں میں حصہ نہیں لیتے۔ یا نمازوں میں بھی سستی کرتے تھے۔ یا چندوں کی ادائیگی میں تساہل سے کام لیتے۔ جب کبھی ایسے دوستوں سے ملاقات کا موقع ملتا مولانا صاحب نے کبھی اہل خانہ سے راست انداز میں ان کی کمزوری یا سستی کی طرف توجہ نہیں دلائی بلکہ ان کی خیریت دریافت فرماتے اور نصیحت کرتے کہ آپس میں میل جول اور پیار و محبت کے رشتوں کو استوار کریں۔ اور جب چلنے لگتے تو صاحب خانہ سے فرماتے کہ بیعت سے تعلق انسان کو بہت سی برائیوں سے بچا لیتا ہے۔ خدا اس کے رسول اور اپنے بھائیوں کی محبت میں اضافہ اور پختگی آتی ہے۔ ایک دوسرے کا حال معلوم ہوتا ہے اور دیگر بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اگر کسی صاحب خانہ کو کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اس کے حل کیلئے کوشش فرماتے

خاکسار کے ساتھ مکرم و محترم مولانا صاحب کا بہت ہی پیار اور شفقت کا سلوک تھا۔ خاکسار کے ساتھ ایسے کئی مواقع آئے جن کے بیان سے مولانا صاحب کی محبت اور خلوص کا برملا اظہار ہوتا ہے۔ ایسا سلوک صرف خاکسار کی ذات تک محدود نہ تھا۔ بلکہ ہر ایک دوست کے ساتھ آپ کا یہی سلوک اور طریق ہوتا

ایک دفعہ کا ذکر تھا کہ خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی نے محترم مولانا صاحب سے درخواست کی کہ آپ دعوت الی اللہ کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمائیں اور اس مخصوص پہلو سے ان کی رہنمائی فرمائیں۔ چنانچہ محترم مولانا صاحب نے اس درخواست کو قبول فرمایا۔ تاریخ مقررہ سے ایک دن یا دو دن قبل جب خاکسار بیت النصرت میں نماز مغرب ادا کر لے گیا اور بعد ازاں محترم مولانا صاحب سے ملاقات کی تو مولانا صاحب نے از راہ مہربانی خاکسار کو بھی دعوت دی کہ فلاں دن بیت العزیز میں ایک نشست ہونے والی ہے آپ بھی آئیں جس کو خاکسار نے حدِ ادب ملحوظ رکھتے ہوئے قبول کیا۔ وقت مقررہ پر محترم مولانا صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا جس میں دینی تعلیم اور احمدیت کے نقطۂ نظر کی وضاحت پر کمال معرفت سے روشنی ڈالی۔ اور دعوت الی اللہ کی حکمت عملی پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اس خطاب کے بعد خدام کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جب سوالات کا سلسلہ ختم ہوا تو خاکسار کی طرف متوجہ ہو کر مولانا صاحب نے فرمایا صدیقی صاحب آپ بھی انہیں کچھ کہیں اس حکم کی پابندی خاکسار پر لازم تھی گو کہ خاکسار کے کہنے کو کچھ رہ نہ گیا تھا۔ بہر حال خاکسار نے چند گذارشات اپنے تجربہ کی روشنی میں خدام کی خدمت میں پیش کیں۔ یہ صرف مولانا صاحب کا خلوص اور شفقت تھی جو انہوں نے خاکسار کو یہ عزت بخشی۔

ایک اور موقعہ پر جب کہ خاکسار کو ایک دنیوی مسئلہ درپیش تھا محترم مولانا صاحب سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے فوراً ہی ایک رقعہ ایک پولیس افسر کے نام تحریر کر دیا۔ جو پولیس ہیڈ آفس کراچی میں تشریف رکھتے تھے۔ اور بڑے پیار سے فرمایا کہ آپ ان کے پاس چلے جائیں اور یہ رقعہ انہیں دے دیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔ چنانچہ خاکسار نے مولانا صاحب کی ہدایت کے مطابق ان پولیس افسر صاحب سے ملاقات کی اور رقعہ ان کی خدمت میں پیش کیا تو وہ رقعہ کو پڑھ کر خاکسار کے ساتھ بڑی ہی عزت سے پیش آئے اور میں جس غرض کے لئے ان کی طرف گیا تھا۔ انہوں نے بغیر وقت ضائع کئے میرا وہ کام کر دیا ورنہ وہ مسئلہ ایسی نوعیت کا تھا کہ جس میں وقت، ذہنی کوفت اور روپیہ کا بھی ضیاع ہونا تھا لیکن محترم مولانا صاحب کی شفقت اور پیار نے اس مسئلہ کو ایسا حل کیا کہ وہ کبھی مسئلہ تھا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

محترم مولانا صاحب کی وفات سے قبل کا واقعہ ہے کہ انصار اللہ ضلع کراچی کی طرف سے مضمون نویسی کے مقابلہ کا اعلان ہوا۔ غالباً کوئی ۵ عنوانات تھے جن میں سے کسی ایک پر مضمون لکھنا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے بھی اس مقابلہ میں حصہ لینے کا قصد کیا اور مضمون کے لئے جو عنوان چنا وہ تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ"، خاکسار نے اپنی صلاحیت اور علمیت کے مطابق مضمون کو مکمل کیا اور مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ادباً گذارش کی کہ آپ

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھراء، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ • پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ • فون نمبر ۷۴۸۴۴، ۰۴۳۱، ۷۶۴۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب فارغ ہوں اور طبیعت بحال ہو (کیونکہ ان دنوں مولانا صاحب کی صحت بڑی خراب تھی) تو اس مضمون کو دیکھ لیں۔

باوجود اپنی صحت کی خرابی کے آپ نے میرے مضمون کا بغور مطالعہ فرمایا۔ اور جہاں اصلاح کی ضرورت تھی اصلاح فرمائی نیز کئی مقامات پر قابل قدر اضافے بھی فرمائے۔ ان تمام واقعات کو پڑھنے سے قاری اس کے سوائے نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ مولانا صاحب خدا، اسکے رسول سے ایک گونہ اور والہانہ محبت رکھتے تھے۔ جب تک خاکسار کا قیام کراچی میں رہا آپ کی مشفقانہ صحبت سے مستفید ہوتا رہا۔

غرضیکہ مولانا صاحب کی شخصیت بڑی قابل احترام تھی۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق آپکی سنجیدہ طبیعت، قناعت پسند فطرت، دوسروں سے ہمیشہ ہمدردی اور محبت کا سلوک، جماعتی مصروفیات جن میں جماعت کی ترقی اور افراد جماعت کی تربیت ہمیشہ شامل رہے۔ آپ کی زندگی حقیقتاً ایک واقف زندگی کی سچی تصویر تھی اپنی زندگی میں ہمیشہ سادگی اور کفایت شعاری کو شعار بنایا۔ اپنی عزت نفس کا پوری طرح تحفظ کرتے رہے۔ ان کی زندگی کو مثالی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ ان کی یاد خاکسار کے دل میں ہمیشہ تازہ رہے گی اور یہ عاجز ان کے لئے ہمیشہ دعاگو رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کی بارش برساتا رہے۔ اور اپنی رحمت کی چادر میں چھپالے۔ اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی سچی توفیق عطا فرمائے۔

موصیان کرام

براہ کرم اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جب بھی آپ دفتر وصیت سے خط وکتابت کریں یا چندہ حصہ آمد و حصہ جائیداد جمع کرائیں تو وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح جب آپ کا پتہ تبدیل ہو تو نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو فوری آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خبریں

ملکی خبریں

• وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قانون کی حکمرانی نہ صرف عوام کا تحفظ کرتی ہے بلکہ حکومت کو بھی قوانین کے مطابق کام کرنے کی پابند بناتی ہے۔

• وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری صفوں میں کوئی بے غیرت نہیں ہے۔ مخالفوں کا منہ کالا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عدم اعتماد کی تحریک جمہوریت کے خلاف سازش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر اسحٰق سے قوم توقع کرتی ہے کہ وہ خود کو سیاست سے بالاتر رکھیں گے۔

• وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیر مملکت برائے محنت و افرادی قوت طارق مگسی کو فوری طور پر برطرف کردیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ انہوں نے تحریک عدم اعتماد کے سلسلے میں ۲ کروڑ نقد اور ایک پجارو اور بنک کے لائسنس کا مطالبہ کیا تھا۔

• سندھ کے متعدد باغی ارکان نے بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے دوران حمایت کی یقین دہانی کرائی ہے۔

• پیپلز پارٹی کی طرف سے الزام لگایا گیا ہے کہ چھ سندھی ارکان قومی اسمبلی کو اپوزیشن والوں نے اغوا کر لیا ہے۔ اور ان کو حبس بے جا میں رکھا ہوا ہے۔

• امریکی کونسل جنرل رچرڈ مکی نے حیدرآباد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور وزیراعلیٰ نواز شریف کی پشت پر امریکہ کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی تعلقات کی بنیاد کا سیاسی جماعتوں اور شخصیتوں سے کوئی تعلق نہیں۔

غیر ملکی خبریں

• بھارت کی مارکس نواز کمیونسٹ پارٹی نے جو موجودہ پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کی دوسری بڑی جماعت ہے اپنے نئے منشور کا اعلان کیا ہے۔ اس میں بائیں بازو کی تمام پارٹیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ راجیو گاندھی کی ناکام اور بدعنوان حکومت سے نپٹنے کے لئے متحد ہو جائیں۔

• افغانستان کی حکمران پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی نے گذشتہ کئی ماہ کے بعد اپنی مرکزی کمیٹی کی پہلی میٹنگ کی۔ کابل میں اس میٹنگ سے صدر نجیب اللہ نے خطاب کیا۔ کمیٹی میں ۱۹، باقاعدہ نئے ممبر شامل کئے گئے ہیں اور ایک متبادل ممبر۔ خیال ہے کہ نئے ممبروں کی تقرری کا مقصد پارٹی پر مادی خلق اور پرچم گروپوں کے درمیان کشیدگی کو کم کرنا ہے۔

• افغانستان کے دارالحکومت کابل پر ۲۵ اکتوبر کو ہونے والے راکٹوں کے حملے کے نتیجے میں پانچ افراد ہلاک اور بارہ زخمی ہوئے ہیں۔ کابل ریڈیو نے اس حملے کا الزام مجاہدین پر عائد کیا ہے جو ایک ہفتے کے اندر دوسرا بڑا حملہ ہے۔

• افغان حکومت اس بات پر تیار ہے کہ وہ اپنے ستر قیدیوں کا تبادلہ ان دو سوویت فوجی قیدیوں سے کرے جو مجاہدین کی قید میں ہیں۔ اس بات کا اعلان اسلام آباد میں ایک نیوز کانفرنس میں مسٹر آندرونوف نے کیا جو سوویت فوجیوں کی رہائی کی کوشش کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم کے لیڈر ہیں۔

ملتے نہیں ہیں خوشیوں کے حالات دُور دُور
پھیلی ہوئی ہیں غم کی روایات دُور دُور

تجھ تک نہ جا سکی میرے احساس کی صدا
تجھ کو پکار آئے یہ جذبات دُور دُور

جن میں اتر گئی ہو تیرے قرب کی مہک
کیا جانیں کیوں رہے ہیں وہ لمحات دُور دُور

دل میں اتر رہے ہیں اندھیرے عجیب سے
لیکن ہوئی ہے نور کی برسات دُور دُور

رہتی ہے ساتھ ساتھ سحر بن کے تیری یاد
ڈھلتی ہے میرے شہر میں جب رات دُور دُور

نازیہ لطیف ـ دارالصدر شرقی

کیا الفضل میں آپکو پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی نظر آتی ہے۔ ہمیں ضرور اطلاع دیں، ہم آپکے ممنون ہونگے۔
(مدیر)

قدیمی، اوّلین، شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
• ملتان: چوک جان محمد، معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خاں: فون ۴۷۹۹
• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

کثرت پیشاب کورس
URINATION COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۰

بول بستری کورس
BED URIN COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۳۰

شوگر (ذیابیطس) کورس
DIABETES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۸۰

پتھری گردہ کورس
KIDENY STONE COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵۰

پتھری پتہ کورس
BILIARY COLIC COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵۰

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیوریٹو میڈیسن کمپنی
گولبازار ۔ ربوہ
فون: سیلز ۱۷۷، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

دانت مت نکلوائیے

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج
دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں
سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت
کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو
کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۵۴۳

PIA ہوائی سفر PIA

PIA کے ذریعے بیرون ملک ہوائی سفر کے
متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے
رابطہ کریں۔ نیز سواری کا بھی معقول انتظام
ہے

احمد برادرز (پی آئی اے)
بی۔ ایس۔ اے گولبازار ربوہ
فون ۵۵۵

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے
لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں
اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات
میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ
احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

ضرورت ہے

ایک خادمہ یا خانساماں کی ضرورت ہے
جو کھانا پکانا جانتے ہوں
۸۰۰/- ماہوار مشاہرہ کے علاوہ رہائش
مفت ہوگی۔
معرفت **احمد برادرز** PIA گولبازار ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے
اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون: گھر۔ ۴۳۱ آفس ۵۲۱

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد
لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر
انتظام ہے
مینجر **مشہور دواخانہ** فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

Al-Furqan Motors LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
FOR GANUINE TOYOTA PARTS

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔

الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷، تبت سنٹر
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون ۷۲۴۶۰۶، ۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی
منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس
ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی
ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

حبوب مفید اٹھراء ۲۰ گرام ۱۵/- — ۶۰ گرام ۴۵/-
اکسیر اولاد نرینہ مکمل کورس ۵۰/-
زوجام عشق کورس ایک ماہ ۱۰۰/-
راحت جان ۱۴/-
تریاق معدہ ۷/-، ۱۴/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴